ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

ناول 'یہوہ' کا زمانی و مکانی تجزیہ: جغرافیائی تنقید کے تناظر میں

(Temporal and Spatial Analysis of Ali Nawaz's Novel 'Yahwa': A Geo-Critical Perspective)

ڈاکٹر اسد محمود خان

ناول نگار و افسانہ نگار، عزیز بھٹی کالونی، لاہور

Dr. Asad Mahmood Khan
Novelist and Short story Writer, Aziz Bhatti Colony, Lahore

Abstract:

This research delves into Ali Nawaz's novel "Yahwa," examining it through the lens of geo-criticism, with a specific focus on temporal and spatial analysis. The study aims to explore how Ali Nawaz weaves historical settings, ancient cities, and cultural details of Jews and world into his narrative, highlighting their quest for economic and religious domination. Employing a geo-critical approach, this research analyzes the cultural, temporal, and spatial dimensions present in the novel, shedding light on how these elements contribute to the broader narrative structure and thematic depth. Data analysis involves a detailed examination of the textual representation of geographic and temporal settings, alongside cultural myths and traditions. The findings reveal the intricate interplay of history, culture, and space in Ali Nawaz's storytelling, offering insights into his innovative literary style and its implications for understanding historical and contemporary socio-cultural dynamics. This study provides a comprehensive framework for future research in geo-criticism and contributes to the broader discourse on cultural and spatial studies in literature.

Key Words: *Novel, Geo-criticism, Temporal Analysis, Spatial Analysis, Cultural Studies, Historical Settings*

ملخص:

یہ تحقیقی مضمون علی نواز کے ناول "یہوہ" کے زمانی و مکانی تجزیہ کو جغرافیائی تنقیدی تناظر سے پرکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس مطالعے کا مقصد ناول "یہوہ" میں شامل کی جانے والی تاریخیت، تاریخی ماحول و منظر، قدیم شہروں، روایات و ثقافت کی تفصیلات کو جغرافیائی تنقید سے جائزہ لینے کی ایک کوشش ہے جہاں ناول نگار بین السطور یہودی معاشی اور مذہبی ترجیحات اور خواہشات کو اجاگر کرتے ہیں۔ جغرافیائی تنقیدی نکتہ نظر کو بروئے کار لاتے ہوئے، یہ تحقیق ناول میں موجود زمانی و مکانی اور ثقافتی جہتوں کا تفصیلی تجزیہ کرتی ہے، اور اس بات پر روشنی ڈالتی ہے کہ یہ عناصر بیانیہ کی وسیع تر ساخت اور موضوعاتی گہرائی میں کس طرح کردار ادا کرتے ہیں۔ اعداد و شمار کے تجزیے میں ثقافتی ترجیحات اور روایات کے ساتھ ساتھ جغرافیائی اور زمانی ترتیب کی متنی نمائندگی کا تفصیلی جائزہ شامل ہے۔ تحقیق سے حاصل کردہ نتائج سے ناول نگاری کی روایت میں تاریخ، ثقافت اور جگہ کے پیچیدہ تعامل کی گرہ کھلتی ہے، جو ناول میں برتے جانے والے جدید اسلوب، تاریخی تناظرات اور عصری محرکات کو سمجھنے کے لیے اس کے ایک بہترین کوشش ثابت ہوتا ہے۔ یہ مطالعہ جغرافیائی تنقید کے تناظر میں مستقبل کی تحقیق کے لیے اردو ادب اور ناول نگاری میں زمانی و مکانی تناظرات اور مقامی مطالعات پر وسیع تر بحث جواز بھی مہیا کرتا ہے۔

کلیدی الفاظ: ناول، جغرافیائی تنقید، زمانی تجزیہ، مکانی تجزیہ، ثقافتی مطالعہ، تاریخیت

ناول 'یہوہ' کا زمانی و مکانی تجزیہ: جغرافیائی تنقید کے تناظر میں

جغرافیائی تنقید، کیا ہے اور اردو ادب خصوصاً ناول نگاری میں اس کی عملیت کیوں کر ایک نئے تجزیاتی اور فکری انداز کے خدوخال سنوارنے کا اہتمام کرتی ہے۔ جغرافیائی تنقید، کی تعریف و تفہیم کا معاملہ سلجھانے سے پہلے جغرافیہ کی اصلیت کا جان لینا قدرے سہولت کا معاملہ ہو گا۔ جغرافیہ، دراصل زمین کی سطح کے متنوع ماحول، مقامات اور خالی جگہوں اور ان کے باہمی تعاملات کا مطالعہ ہے جو ایسے سوالوں کا جواب تلاش کرنے کی کوشش کرتا ہے جن میں چیزوں کی ساخت اور شناخت جیسے

سوالوں کے جوابات موجود ہوں۔ جغرافیہ، دو یونانی الفاظ "جیو" (Geo)، مراد "زمین" (Earth) اور "گرافین" (Graphein)، مراد "تحریر کرنا" یا "بیان کرنا" کا حاصل ہے۔ عمومی طور پر علمی و ادبی تناظرات میں پر زیادہ تر لوگوں کے لیے، جغرافیہ دراصل یہ جاننے کی کوشش ہے کہ مختلف چیزیں اور مقامات کہاں اور کیسے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جغرافیہ کی عمومی بحث سے مراد ارضی بیانات لیے جاتے ہیں جن کا تعلق زمینی سطح اور اس کا اتار، چڑھاؤ یا پھیلاؤ، پانی کے ذرائع اور نکاسی آب کے نمونے، علاقے میں پائے جانے والے پیٹ اور جنگل، فضاء، آب و ہوا اور موسم جیسے اہم متعلقات کے مقابل انسانی رد عمل، تیاری اور طرز عمل جیسے آباد کاری، زرعی، صنعتی، اور زمینی استعمالات وغیرہ کی عملی ترتیب کا مظاہرہ شامل ہے۔

جغرافیہ کی علمی و ادبی حیثیت بیان کرتے ہوئے ٹوآن (1) رقمطراز ہے:

"جغرافیہ، مقامات، لوگوں اور ان کے ماحول کے درمیان تعلقات کے بارے میں علم ہے۔"

یہ نقطہ نظر انسانی تجربات اور طبعی صورتوں کے درمیان تعامل کو نمایاں کرتا ہے اور واضح کرتا ہے کہ جغرافیہ محض طبعی مقامات کے بارے میں جان کاری کا معاملہ ہی نہیں ہے بلکہ اس معنویت اور جذباتی تعلق داری کی بازیافت بھی ہے جو ماحول، مقام اور مردمان کی باہمی تعاملیت سے جنم لیتی ہے۔

کریس ویل (2) لکھتا ہے:

"جغرافیہ، زمین کے طبعی مناظر، لوگوں، مقامات اور ماحول کا مطالعہ ہے۔ مزید جغرافیہ یہ سمجھنے کی کوشش کرتا ہے کہ انسان اپنے ماحول کے ساتھ مل کر کس طرح باہمی تشکیل کرتے ہیں۔"

جغرافیائی تنقید، دراصل ماحول، مقام اور مرمان کے درمیان باہمی تعلقات کا مطالعہ ہے جہاں تحقیقی و تنقیدی آلوں کا دائرہ کار ارضی متعلقات، اس پر جنم لینے والی تہذیبوں، پرورش پانے والی ثقافتوں اور انسانی معاشروں کی طبعی خصوصیات کو زمانی اور مکانی حدود کے درمیان دریافت کرتے ہیں۔ جغرافیائی تحقیقی و تنقیدی آلے نہ صرف انسانی تہذیب و ثقافت کا قدرتی ماحول کے ساتھ تعامل کا جائزہ لیتے ہیں بلکہ یہ باہمی تعامل جس طرح سے ماحولیات، مقامات اور مرمان پر اثر انداز ہوتے ہیں، اُن کا بھی جائزہ لیتے ہیں۔ جغرافیائی تنقید یہ سمجھنے کی سہولت فراہم کرتی ہے کہ طبعی طور پر چیزیں کہاں وقوع پذیر ہوتی ہیں، وہ وہاں کیوں پائی جاتی ہیں، اور وقت کے ساتھ ان کی مجموعی طبعی صورت حال میں تبدیلی کیسے اثر انداز ہوتی ہے۔

جغرافیائی تنقید کو ایک ادبی آلے کے طور پر بیان کرتے ہوئے پریٹو (3) رقمطراز ہے:

"ایک ایسا ادبی اور عملی طریقہ کار جو ادب کے جغرافیائی جہتوں کے مطالعہ سے اس بات کا تجزیہ کرتا ہے کہ متن کس طرح مقامی حقائق کی تخلیق، تبدیلی اور تشریح کرتا ہے۔"

ریمنڈی (4) لکھتی ہے:

"جغرافیائی تنقید ادب کی ایک ایسی شاخ ہے جو ماحولیات، مقام اور کہانی کی تکوین کے درمیان باہمی تعلق کا جائزہ لیتی ہے۔"

جغرافیائی تنقید، ایک ادبی تنقیدی نکتہ نظر ہے جو ادبی فن پارے میں اخفاء زمانی و مکانی منظر ناموں کو افشاء کرنے کا اہتمام کرتا ہے جہاں تاریخیت، مقامیت قابل قدر صورت بنتی ہے جب کہ جغرافیائی خدوخال، سماجی و ثقافتی منظر نامے اور زمانی و مکانی تعلقات کی نمائندگی اہمیت کی حامل ٹھہرتی ہے۔ اگرچہ جغرافیائی متعلقات کی بازیافت یونانی محقق، فلاسفر، شاعر، موسیقار، ریاضی دان اور ماہر ارضیات "اریٹوس تھینس" (Eratosthenes) کے حوالے سے یاد کی جاتی ہیں لیکن یہ حقیقت بھی ماہرین مانتے ہیں کہ دنیا بھر میں مقامیت کی بازیافت نے کہیں بہت پہلے ارضی و طبعی مباحث اور عمل داری طریقوں کو رائج کر لیا تھا جیسے بحر الکاہل کے جزائر میں بسنے والے مقامی لوگوں یا "پولی نیشیائی" جہاز رانوں نے قریب تین ہزار سال قبل سمندری مسافت طے کرنے کا سامان کر لیا تھا جب کہ اسی زمانے کے قریب مارشل جزائر کے

مقامی، سمندری اسفار کے لیے حوالہ جاتی چارٹ کا استعمال کیا کرتے تھے جن پر سمت، سمندری لہروں کے جوش کا طریقہ و انداز، ہواؤں کا رخ اور شدت جیسی اہم معلومات کا اندراج کیا جاتا تھا۔

جغرافیائی تنقید، اصطلاح قدرے نئی لیکن عصری ضرورتوں میں پر فعال عملیت کی حامل ہے۔ اکیسویں صدی کے پہلی دہائی کے اوائل میں فرانس سے تعلق رکھنے والے تقابلی ادب اور نظریہ کے ماہر برٹرینڈ ویسٹ فال(Bertrand Westphal)، نے پہلی بار جغرافیائی تنقید کی اصطلاح کو اپنی فرانسیسی زبان میں کتاب "لاجیو کریٹیک موڈ ڈیمپولی"(*La Géocritique mode d'emploi*) جسے بعد ازاں امریکی رابرٹ ٹیلی نے "جیو کریٹیسزم: رئیل اینڈ فکشنل" (*Geocriticism: Real and Fictional*) یا "جغرافیائی تنقید: حقیقت اور افسانہ" میں پیش کیا۔ ویسٹ فال نے جغرافیائی تنقید کو ایک کثیر تناظراتی نکتہ نظر کے طور پر بیان کیا جو ادب کے جغرافیائی عناصر کا تجزیہ کرنے کے لیے مختلف نظریات کو یکجا کرتا ہے۔ اگرچہ یہ ابتدائی نظریہ مغرافیائی مقامیت اور ادبی جغرافیہ کے ابتدائی نظریات پیش کرتا ہے، جس میں ادب اور جغرافیہ کے درمیان متحرک تعامل پر زور دیا گیا تھا جو بعد ازاں ماحول، مقام اور مرمان کی باہمی تعاملیت کی تکوین کا حاصل ہو گیا۔ اس ابتدائی، جغرافیائی تنقیدی نظریے کی خوبی اس کی بین الضابطہ نوعیت ہے، جو ارضی و ادبی متعلقات، تہذیبی و ثقافتی معاملات، اور فکر و فلسفہ سے اخذ کیا گیا ہے۔ بنیادی طور پر اس کا مقصد ادب میں ارضی یا جغرافیائی مطالعات کی نمائندگی کے بارے معلومات حاصل کرنا اور یہ اخذ کرنا کہ یہ نمائندگی، طبعی دنیا کے اثرات سے قاری کے تاثرات کو کیسے متاثر کرتی ہے۔

جغرافیائی تنقید کی اولین صورت پر بحث کرتے ہوئے ویسٹفال(5) رقمطراز ہے:

> "جغرافیائی تنقید، ایک نظریاتی بنیاد اور ارضی تعامل کی ایک تجزیاتی صورت فراہم کرتی ہے، جو کہ وقت اور مقام کے باہمی تعلق سے ادبی فن پارے کو سمجھنے کے لیے ایک بین الضابطہ نکتہ نظر ہے۔"

ادب اور مقامیت کے باہمی تعلق کو جوڑتے ہوئے ٹیلی(6) لکھتا ہے:

> "ایک بین الضابطہ نکتہ نظر جو ادب کے مقامی جہتوں کا تجزیہ کرنے کے لیے ادبی مطالعات کو جغرافیہ کے ساتھ جوڑتا ہے۔"

ادب میں جغرافیائی تنقید کی شروعات نے زمانی و مکانی فاصلوں کو سمیٹنے کا سامان کرنے کی کوشش کی اور ایک ایسی عملی صورت پیدا کرنے کا جواز مہیا کیا جو متن میں مقامات کی نشاندہی سے زمانی و مکانی حدوں سے پرے کے نقوش ابھارنے اور نکات کو ملانے سے ایک گم گشتہ تصویر کو تاریخیت کی گرد سے نکال کر عصری منظر نامے میں تازہ کرتا ہے۔ ان گم گشتہ نقوش کی بازیافت میں عہد پارینہ کی مقامیت، معاشرت، سماج، تہذیب و ثقافت کا اتار چڑھاؤ، زمانی ترقی کا تسلسل اور تصادم، انفرادی و اجتماعی نقل و حرکت، تصورات، محرکات اور معاملات کی تہہ داری نے جغرافیائی تنقید کے تناظر میں عصری ادب کو تجزیاتی طریقہ کار اور نقطہ نظر تک رسائی کے قابل کیا ہے۔ خصوصاً مصنوعی ذہانت کے اثرپذیری اور انسانی زندگی میں عمل داری کی غیر محسوس دراندازی، دراصل کہیں زمانی و مکانی فاصلوں کی سمیٹ کر ایک نکتے پر مرکوز کرنے کی کوشش جیسی ہے جہاں ابتداء میں فاصلے سکڑتے دکھائی دیے، بعد ازاں ذہانت کا پھیلاؤ اور دائرہ کار بڑھتے دیکھا گیا اور یوں لگتا ہے کہ جیسے آنے والا وقت ذہانت کے دائروں سے نکل کر اس حقیقی دنیا میں جھانکنے کی کوشش ہو گی جسے زمانہ، تاریخیت کی گرد میں محفوظ سمجھتا ہے یا کہیں مستقبل کی کھڑکی پر دستک دیتے خیالات میں تعمیر ہو رہی ہے۔ جغرافیائی تنقید نے تہذیبی رویوں اور ثقافتی اظہاریوں پر مقامیت اور زمانیت کے باہمی تعامل اور اثر و رسوخ کے درمیان ایک نئی علمی و ادبی صورت کو جنم دیا ہے۔ عملی طور پر یہ تاریخیت، یادداشت، ساختیاتی الجھاؤ اور اجتماعی تجربات کے مابین باہمی تعلق داری کو دریافت کرنے کے سامان کرتی ہے جو کسی خاص مقام، وقت اور تہذیب و ثقافت کے درمیان موجود ہوتا ہے۔

موسلنڈ(7) رقمطراز ہے:

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

"جغرافیائی تنقید، زمان و مکان کی تعاملیت سے جنم لیتا ہوا ایک ادبی نظریہ ہے جو ادب اور زمان و مکان کے درمیان باہمی تعلق کی کھوج کرتا ہے۔"

عتیق اللہ (8) لکھتے ہیں:

"کسی بھی معاشرے کی اصطلاح میں ادب کی اپنی الگ الگ تشریح ہوتی ہے البتہ ان میں خاص طور پر جغرافیائی خدوخال کو ایک نمایاں حیثیت حاصل ہے جو اپنے وجود کی مبہم حدود میں پھلتی پھولتی اور ترقی کرتی ہے۔"

جغرافیائی تنقید، کا اطلاق ادبی متن کی ایک متنوع اور وسیع ساخت وشناخت پر کیا جاسکتا ہے جو متون میں برتی جانے والی تاریخیت، مقامیت اور انسانیت کی متنوع جہات کی پرتیں کھولنے کا سامان کرتی ہے۔ اگرچہ اردو ادب میں اس کا اطلاق قدرے نیا ہے لیکن انگریزی متون میں اس کی عملی صورت کئی حوالوں سے دنیا کے سامنے پیش کی جاچکی ہے۔ البتہ اردو ادب میں ماحولیات اور ماحولیاتی تناظرات میں تنقیدی صورتوں کی پیش کاری کم کم سہی لیکن بہر طور موجود و میسر کا معاملہ طے کرتی دکھائی دیتی ہے۔ انگریزی ادب میں جغرافیائی تنقید کا عملی اطلاق "رابرٹ ٹیلی جونیئر" کی کوشش میں ایک عمدہ مثال کے طور پر مانا جاتا ہے جہاں اس نے "ہرمن میلوسل" کے ادبی کام کا تجزیہ کرتے ہوئے جغرافیائی تنقید کا سہارا لیا اور واضح کیا کہ اس کی کہانیوں میں تاریخیت اور مقامیت کس طرح تشکیل و تعمیر کی منازل طے کرتے ہوئے تعمیر و تعامل کا حاصل ثابت ہوتی ہیں۔ اسی طرح "شیلا ہونز" نے اپنی ایک تحقیقی و تنقیدی کوشش میں "موراکامی" کے ناولوں پر میں جغرافیائی تنقید کا اطلاق کیا اور اس بات کا جائزہ لیا کہ "موراکامی" کی کہانیوں میں جاپان کے شہر "ٹوکیو" کی جو تصویر کشی کی گئی ہے، وہ کس طرح تاریخیت سے کشید کی مقامیت کا منظرنامہ تخلیق کرتی ہے۔ دوسری جانب وہ یہ جائزہ پیش کرنے میں بھی کامیاب دکھائی دیتی ہے کہ جاپانی تہذیب و ثقافت اور سماجیت کس طرح ٹوکیو شہر کی تاریخیت اور مقامیت کے تعامل کا حاصل ٹھہرتی ہے۔

حالیہ ادبی منظرنامے میں جغرافیائی تنقید کے نقوش کی بازیافت حاصل کرنے کی کوشش کی جائے تو ہمیں "فرانکو مورٹی" جیسے نقاد، متون میں مقامیت تلاش کرنے کے لیے جغرافیائی تنقید کے ساتھ نئی متعارف کردہ ڈیجیٹل انسانیت یا مصنوعی ذہانت کے استعمالات سے نقشہ سازی یا ڈیجیٹل ساخت (فکری اور خیالی) دونوں صورتوں کو متعارف کرانے اور عملی صورت پیش کرنے کا اہتمام کرتا ہے۔ ادب میں جغرافیائی تنقید کی ایک اہم اور عملی صورت "ادبی نقشہ نگاری" یا تاریخی نقوش کی بازیافت جیسے تصورات کی اہمیت کو اجاگر کرنا بھی شامل ہے جو کسی بھی ادب پارے کے بارے میں متنی تجزیہ سے حاصل ہونے والے نقوش، خاکے، اہم مقامات، جگہیں، افراد اور دیگر امدادی صیغوں کی نمائندگیوں کے تجزیاتی حاصلات پر زور دیتا ہے۔ اس نقطہ نظر کو ادبی اصطلاح "ٹام کونلے" نے "دی سلیف میڈ: کارلوگرافک رائٹنگ ان ارلی ماڈرن فرانس" (خود ساختہ نقوش: جدید فرانس میں نقشہ سازی) نے متعارف کرایا اور عملی طور پر جدید فرانس اور ادب کے درمیان باہمی تعلق کو جغرافیائی تنقید کے تناظر میں بیان کرنے کی ایک عملی کوشش کی۔

ناول "یہوہ" میں برتی جانے والی کہانی کا پھیلاؤ، زمان و مکان کے دائروں کی وسعت سمائی ہے جو کسی بھی حوالے سے جغرافیائی تنقید کے تناظر میں تجزیاتی کسوٹی پر پرکھنے سے جہاں متن میں پوشیدہ زمان و مکان کی وسعتوں کو سمجھنے کی سعی کرتا ہے وہاں تاریخیت میں پوشیدہ مقامیت کے دائروں سے تہذیب و ثقافت اور سماج و رواج کی تہہ داری تک رسائی کی سہولت بھی پیش کرتا ہے۔ "یہوہ" میں یہود و نصاریٰ اور مسلم تہذیب و ثقافت کو تاریخی ترتیب میں جس انداز سے برتا گیا ہے، وہ ایک طرف کہانی کا دامن وسیع کرتا ہے تو دوسری جانب تاریخ کا دامن سمیٹ کر کہانی میں ضم کردیتا ہے۔ ناول میں قدیم تہذیبی و ثقافتی روایات کا برتاؤ، مذہبی معاملات، عقائد کی تہہ داری، قدیم معاشرت، ملک، شہر اور علاقے، گم گشتہ رسم و رواج، چال چلن اور روایات کو عصری تناظرات میں ضم ہوتا دیکھا جاسکتا ہے۔ ناول کا بیانیہ سادہ مگر پر تاثیر، الفاظ کا چناؤ اور جملوں کی ساخت، حسن انتخاب اور حسن ترتیب کا معاملہ دکھائی دیتا ہے۔ عملی طور پر جغرافیائی تنقید کی تکوین کی تعاملیت "یہوہ" میں کہانی کا زمان و

مکاں بیان کرنے میں پیش پیش ہے جہاں تاریخیت اپنے پھیلاؤ کے لگ بھگ پانچ ہزار سال سمیٹ لاتی ہے اور مقامیت، صحراؤں اور پہاڑوں سے اتر آتی ہے جب کہ وقت کا بہاؤ، الٹے سمے کے چکر کا ٹاٹ دکھائی دیتا ہے۔

"یہوہ" اپنی نوعیت میں جغرافیائی تنقید کے لیے ایک موضوع انتخاب ثابت ہوا ہے جہاں تہذیبوں اور خصوصا یہودی تہذیب وفکر کی ثقافت کا جائزہ لیا جاسکتا ہے۔ ناول میں انسانیت اور معاشرت کے پس پشت یہودی تہذیب و ثقافت کے محرکات کی عملیت دراصل ایک اجتماعی یادداشت اور شناخت کے تشکیلی تناظرات کا قریبی مطالعہ کا موقع دیتی ہے۔ اس تحقیقی مضمون میں بنیادی طور پر "یہوہ" میں پیش کی جانے والی تاریخ، ماحول، مقام اور مردمان کو یکجا کرتے ہوئے ایک کثیر نظری اور تثلیثی نقطہ نظر کو بیان کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہاں دراصل متنی اور موضوعاتی تجزیہ، جغرفیائی تنقید کے بنیادی مشمولات جن میں ماحول، مقام اور مرد جان شامل ہیں، کی ناول "یہوہ" میں شناخت، ساخت اور تشریح کا سامان کرتا ہے جو یہودی تہذیب و ثقافت، مذہبی و معاشی روایات، سیاسی و سماجی تعلقات، جیسے اہم موضوعات کو تلاش کرنے میں معاونت کرتا ہے۔

"یہوہ" کی جغرافیائی تنقید، تجزیاتی تکوین کے گرد ترتیب دی گئی ہے جس میں جغرافیہ، تاریخ اور ادب (ناول نگاری) شامل ہیں، جب کے تنقیدی آلوں کا اطلاق بھی، اطلاق تکوین ماحول، مقام اور مردمان کے گرد ترتیب دیا گیا ہے۔

"یہوہ" میں یہودی متعدد مذہبی روایات جن میں اسلام، یہود، عیسائیت، بدھ مت، اور ہندوازم کا متوازی تقابل اور متنوع ثقافتی روایات کا اظہاریہ، کہانی کی زمانی و مکانی حدوں کی وسعت کا زنداز ہ پیش کرتا ہے۔ خصوصاً یہودی تہذیب و ثقافت کی تصویر کشی ناول کے بیانیے میں مرکزی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ روایات، تاریخی اور مذہبی سیاق وسباق میں گہری جڑت، کرداروں کی تعاملیت اور سماجی حرکیات کی تاثیر پیش کرتی ہیں۔

ادب، کہانی، سماج اور ثقافت کی باہمی تعلق داری کو بیان کرتے ہوئے حسین (9) رقمطراز ہیں:

> "کوئی بھی فن اپنے ماحول اور سماجی تناظر سے آزاد نہیں ہوتا۔ تاہم، کہانی سے بہتر کوئی بھی ادبی صنف نہیں جو اجتماعی زندگی کو بیان کرتی ہو اور انسانی زندگی کو کئی طریقوں سے بے نقاب کرتی ہو۔"

ناول کی تاریخ اور جغرافیہ سے جڑت کے بارے میں نورالحسنین (10) لکھتے ہیں:

> "ناول جس زبان میں بھی ہو، سماجی اور تاریخ کی عکاسی کرتا ہے۔ متن میں مقامی آبادی، جغرافیائی ترتیب، تاریخی نشانات، رسم ورواج، ثقافت، سماجی اصول، زبان اور اظہار کا طریقہ، زمانہ اور مقام اس کا حصہ ہوتے ہیں۔"

ناول "یہوہ" میں یہودیوں کی مذہبی و معاشرتی رسومات، سیاسی و سماجی حکمت عملیاں، طاقت اور معشیت کے حصول کی نیت و کوشش کو بین السطور رکھنے کی بجائے کھول کر بیان کیا گیا ہے، جو یہود کی معاشی اور مذہبی تسلط کی خواہش کو اجاگر کرنے کا سبب بنتا ہے۔ یہ تصویر سماجی ڈھانچے اور انفرادی شناختوں پر ثقافتی ورثے کے پائیدار اثرات پر زور دیتے ہوئے عصر حاضر میں قدیم روایات کے تسلسل کو واضح کرتی ہے۔

جغرافیائی تنقید میں زمانے کی دریافت، سمے کی کھوج اور وقتی تجزیہ دراصل اس بات کا جائزہ لیتا ہے کہ متن میں وقت کس طرح برتا گیا اور یہ کس طرح اثر انداز ہوتا ہے۔ "یہوہ" میں ماضی اور حال کو ایک دوسرے سے جوڑنے کی کوشش دراصل کئی تہذیبوں کی تاریخ کی کھوج کا معاملہ ہے۔ ناول کی وقتی تبدیلیاں ثقافتی اور مذہبی تنازعات کی پائیدار نوعیت کو ظاہر کرتی ہیں، جو تاریخی کھوج کے ذریعے عصری تناظرات کی پیشن گوئی کرنے میں معاونت کرتی ہیں۔

افتخار (11) رقمطراز ہیں:

"ماضی کے آئینے میں اپنے اسباب کو محفوظ کرنا انسانی شعور کی ابتدائی منزل ہے جب کہ موسموں اور دوسرے فطرتی عناصر کے قہر و جبر سے بچاؤ کا شعور انسانی فکر کی ارتقائی منزل ہے۔"

حسین(12) لکھتے ہیں:

"نظم اور افسانے میں عشق کے سوا بھی استعارے استعمال ہوتے ہیں اور بات تاریخ اور دیومالا تک گئی ہے۔ گویا ان نشانات سے اپنے آپ کو پانے کی، مختلف زمانوں اور زمینوں میں اپنے رشتے تلاش کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔"

"یہوہ" میں زمانی کروٹیں دمشق میں گونجنے والی نہایت دھیمی آواز سے پھوٹتی ہیں اور پھر ایک زمانی مسافت بڑھنے لگتی ہے جس کے سامنے ایک لق دق صحرا اور ملک حجاز کا کٹھن راستہ ہے۔ دمشق سے ہجرت کر کے مکہ پہنچنے والے پر اسرار علوم اور ستاروں کی چالوں کے ماہر کی اضطرابی کیفیت دراصل طبعی صورت نہیں بلکہ زمانی بدلاؤ کا معاملہ تھی جو اسے یوسفؑ، عیسیٰؑ، موسیٰؑ، ہارونؑ، داؤدؑ، سلیمانؑ کے زمانوں سے فیض سمیٹنے کا لمحہ عطا کرتی ہے، جو اسے کوہ طور کی چوٹیوں سے خدا کو پکارنے کا منظر کشید کرنے کا سلیقہ بخش دیتی ہے، جو اسے براہما، وشنو، سامری اور تیسری آنکھ میں دفن رازوں کی فکری کھوج کا سامان مہیا کرتی ہے۔ "یہوہ" میں زمانی کروٹوں نے جس طرح زمانی فاصلوں کو سمیٹا ہے، یہ جغرافیائی وسعتوں کے نقوش واضح کرتا ہے۔

"یہوہ" میں زمانے کی دریافت، سمے کی کھوج اور وقتی تجزیہ کا یہ بیان کرتے ہوئے شاہ(13) لکھتے ہیں:

"وقت اور زمین اپنے اپنے راستوں پر متحرک تھے۔ یہ عمل سورج چاند اور دن رات کے مراحل میں بٹا ہوا تھا۔ اندھیروں اور اجالوں، پہاڑوں جنگلوں، لہلہاتے کھیتوں اور انسانوں کو اپنے عارضی حصاروں میں قید اور آزاد کرتا ہے۔ ہزاروں لاکھوں نوری سالوں کے فاصلے پر بہنے والی مخلوقات کے ضوابط حیات اور معاشرتی نظام انسانوں سے الگ ہو سکتے ہیں اور لاکھوں سالوں سے صرف اندھیروں میں مقید عظیم اجسام متعین کردہ سمتوں میں گھومتے تیرتے انسانی عقل کی حدود سے باہر نامعلوم قطبوں کی طرف رواں دواں۔۔۔ یہ وقت کے پیمانوں اور کسی سطح تفکر سے آزاد اپنے مراقبوں اور فلسفوں میں مگن۔۔۔ رفتار اور سمتوں میں قید بڑھتے رکتے گھومتے نظام کائنات کا حصہ ہیں۔"

"یہوہ" میں مکانی کروٹیں، دمشق سے ہجرت کر کے مکہ پہنچنے والے پر اسرار علوم اور ستاروں کی چالوں کے ماہر کو دمشق سے مکہ، مکہ سے شام، بابل، مصر، بیروت و لبنان، یروشلم، عراق، فلسطین کے بنجر و بیابان سے گزر جانے کا حوصلہ دیتی ہے، جو اسے بحیرہ احمر کی موجوں سے ٹکرا جانے کا ہنر بخشتی ہے، جو اسے سی ڈونا، ابراہہ، سلطنت مصر کی حدوں سے نکل جانے کا حوصلہ دیتی ہے۔ "یہوہ" میں مقامیت کی کروٹوں نے جس طرح مکانی صورتوں کو متن میں سنبھال کر پیش کیا ہے، وہ جغرافیائی حدوں کے نقوش واضح کرتا ہے۔ "یہوہ" قدیم شہروں، قصبوں اور مناظر کے کا پس و پیش اور ان کی وضاحت، مکانی ترتیب کا حاصل ہے، جس سے ایک تاریخ میں گوندھی ہوئی تصویر بنتی ہے جو مخصوص مقامات پر بیانیہ کو مضبوط بناتی ہے۔ یہ ترتیبات محض پس منظر نہیں ہیں بلکہ فعال عناصر ہیں جو ماحول، مقام اور مردمان کے تجربات اور تعاملات کو تشکیل دیتے ہیں۔

ادب اور متن میں مقام کا اظہار یہ کا بیان کرتے ہوئے جیمز(14) رقمطراز ہے:

"ادب میں، مقام صرف کہانی کا پس منظر نہیں ہے بلکہ بیانیہ میں ایک پر فعال عمل ہے جو مزاج، تاریخ، روایت، علامت اور کرداروں کی اندرونی حالتوں کی عکاسی کر سکتا ہے۔"

"یہوہ" میں مقام کی دریافت کرتے ہوئے شاہ(15) کہانی بنتے ہیں:

"شہر اور دریا میں کئی قدریں مشترک ہیں بظاہر شہر ساکن اور دریا حرکت میں ہوتا ہے لیکن دونوں اپنے اندر مخلوق خدا کی سکونت اور بردباری کے امکانات لئے ہوئے ہوتے ہیں دریاؤں میں بھی مدوجزر ہوتے ہیں اور شہر بھی کروٹیں بدلتے ردوبدل کے ساتھ اپنی حدود و قیود سے باہر نکلتے سمٹتے زمانے کے ساتھ سست روی سے متحرک رہتے ہیں۔ دریا کناروں سے نکلتے ہیں تو شہر بھی اپنی سرحدیں پھلانگتے ہیں۔ کبھی دریا پانیوں سے کناروں تک لبالب بھر جاتے ہیں اور کبھی قحط سالی میں بے آب ہو کر ویران ہو جاتے ہیں شہر بھی آباد اور برباد ہو کر حیرت کی تصویر بنے دکھائی دیتے ہیں۔"

"یہوہ" میں ناول نگاری کی ایک مشقت طلب اظہاری صورت کو اپنایا گیا ہے جو ایک طرف معلومات کے بہاؤ کے مقابل کھڑا ہے تو دوسری جانب کہانی کی روانی سلیقہ اور مہارت کی طلب گار دکھائی دیتی ہے۔ اگرچہ بنیادی تخاطب یہود ہیں لیکن ناول میں بین المذاہب تقابل کی صورت بن جاتی ہے۔ مذاہب کی تاریخ، جادوائی علوم کی کھوج، خدائی وعدوں کی تکمیلیت کی گواہیاں، ستاروں کا علم، اونٹوں کے قافلے، قبائلی نظم ونسق، انسانی عقائد کا ارتقاء وزوال، علوم کی ماہیت، فکر وفلسفہ کی منازل، تفہیم فطرت، نظریاتی تصادم، امن وامان، جنگ وجدل، سماج ومعاشرت اور تہذیب وثقافت کے درمیان معاشی کش مکش کی تصویر کشی "یہوہ" کا حاصل ہے۔ خصوصاً معاشی تصادم سے بڑھنے والے دائروں میں یہودی طرزِ فکر کی عکاسی، ایک تاریخی حقائق کی بازیافت کا معاملہ دکھائی دیتی ہے جہاں ناول نگار بے تفصیلات کا سہارا لے کر اپنے موقف کی سچائی پر مہریں ثبت کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ ایک زندہ حقیقت ہے کہ معشیت، معاشروں کی تشکیل وتعبیر میں پر فعال کردار ادا کرتی ہے۔

انسانی زندگی پر معاشرے اور معشیت کے مجموعی اثرات کا حوالے دیتے ہوئے زیدی(16) رقمطراز ہیں:

"تاریخ میں واقعی اہم واقعات اور افراد صرف اقتصادی حالات اور اداروں کی ترقی کے نشانات اور علامات کی حیثیت سے اہم ہیں۔"

ادب اور معشیت کی تعلق داری کو کھولتے ہوئے حسن(17) لکھتے ہیں:

"معاشی دباؤ اور کش مکش نے زندگی کا منفرد نقطہ نظر پیش کیا ہے جو اپنی اجتماعی نوعیت کی وجہ سے کسی بھی دوسری شعبہ ہائے زندگی کی طرح ادب پر بھی اپنا اثر رکھتا ہے۔"

"یہوہ" میں یہودیوں کی معاش کی تلاش کی کوشش اور خصوصاً مذہبی روایت میں درج پیشین گوئیوں کے تناظر میں کی جانے والی زمانی ومکانی ہجرتوں کا تعلق معشیت کی اثرپذیری سے نکلتا ہے۔ "یہوہ" میں یہودیوں کی محنت وکامیابی، صدیوں پر مشتمل ریاضت اروان تھک کوشش، یہودیوں کی دربدری اور بے وطنی کا نوحہ، نامساعد حالات سے مقابلہ، ہمت واستقامت دراصل یہودی عقائد میں پراسرار اور مخفی علوم کی مدد سے کائنات کے سربستہ رازوں تک رسائی کا معاملہ پیش کرتا ہے۔

بنی اسرائیل میں معاشی خواہش وکوشش کا ذکر کرتے ہوئے شاہ(18) لکھتے ہیں:

"بنی اسرائیل نے عہد سلیمان میں جو ترقی وخوشحالی امن اور دولت کی ریل پیل قدر و منزلت دیکھی تھی، اس کی تمنا آئندہ صدیوں میں ان نسلوں کا خواب ٹھہرا تھا جس کی آرزو وہ کی اپنے دل میں اور خواب آنکھوں میں لئے قریہ قریہ دربدر رہے۔"

مجموعی طور پر، ناول "یہوا" کا جغرافیائی تنقید کے تناظر میں زمانی ومکانی تجزیاتی مطالعہ، تاریخ، مقام اور مردمان کی تکوین کا حاصل سمیٹنے کا سامان کرتا ہے۔ خصوصی طور پر تاریخی تناظرات، قدیم تہذیبوں، گم گشتہ ثقافتوں، مذہبی عقائد وروایات، فکر وفلسفہ اور جدید نظریات کی تشریحات، سیاسی ومعاشی تصادم کی کش مکش اور

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

تصادم کی صورت حال کی وجوہات اور حاصلات خصوصاً یہودیوں کی مذہبی، سیاسی اور معاشی تہذیب و ثقافت کی ثقافتی تفصیلات کے پیچھے کار فرما پیچیدہ تعاملیت کا تجزیہ متن کے اختراعی انداز کو بے نقاب کرتا ہے۔ تاریخی اور ثقافتی تاریخ اور زمانوں کو ناول کے وسیع موضوعاتی ڈھانچے میں ضم کرنا، قدرے مشکل عمل ہے جو مطالعہ، مشقت اور مستقل مزاجی کا خواہاں ہوتا ہے۔ جغرافیائی تنقید کے تناظر میں زمانی و مکانی تجزیے سے حاصل ہونے والی بصیرتیں، ناول کی کہانی اور موضوعاتی گہرائی کی تشکیل و تعبیر میں ماحول، مقام اور مردمان کی باہمی جڑت اور اہمیت کو واضح کرتی ہیں۔

حواشی و حوالہ جات Citation & References

(1) Tally, Robert T. (2013), "Spatiality", London, Routledge, p-122.

(2) Tuan, Y. F. (2001), "Space & Place: The Perspective of Experience", Minneapolis, University of Minnesota Press, p-34.

(3) Cresswell, T. (2014), "Place: A Short Introduction", New Zealand, John Wiley & Sons, Inc., p-21.

(4) Prieto, E. (2011), "Literature, Geography, and the Postmodern Poetics of Place", New York, Palgrave Macmillan, p-76.

(5) Raimondi, Luca (2016), "Black Jungle, Beautiful Forest: A Postcolonial, Green Geo-criticism of the Indian Sundarbans", New York, Palgrave Macmillan, p- 113-134.

(6) Westphal, Bertrand (2011), "Geo-criticism: Real and Fictional Spaces", New York, Palgrave Macmillan, p-206.

(7) Moslund, S. (2015), "Literature's Sensuous Geographies: Postcolonial Matters of Place", New York, Palgrave Macmillan, p-273.

(8) عتیق اللہ، پروفیسر (2003ء)، "تنقید در تنقید درباب فاروقی"، مشمولہ: سہ ماہی "کاروان ادب"، مرتب: کوثر صدیقی، شمارہ: 12، جلد: 3، بھوپال، بھوپال پنٹرس اینڈ پبلشرس، ص 112۔

(9) حسین، سید احتشام (1998ء)، "ادب اور سماج"، ممبئی، کتب پبلیشرز لمیٹیڈ، ص 32۔

(10) نور الحسنین (2010ء)، "اردو ناول کی ایک صدی"، مشمولہ: سہ ماہی "فکر و تحقیق"، مدیر: خواجہ محمد اکرام الدین، جلد: 13، شمارہ: 3، نئی دہلی، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، ص 70۔

(11) افتخار، ڈاکٹر (2017ء)، "انتظار حسین کے افسانوں اور ناولوں میں تاریخی و تہذیبی شعور"، اسلام آباد، وفاقی اردو یونیورسٹی، ص 28۔

(12) حسین، انتظار (2011ء)، "علامتوں کا زوال"، نئی دہلی، مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، ص 50۔

(13) شاہ، علی نواز (2024ء)، "یہوہ"، کراچی، رنگ ادب پبلی کیشنز، ص 51۔

(14) James, Henry (1990), "The Portrait of a Lady", UK, Cambridge University Press, P-72.

(15) شاہ، علی نواز (2024ء)، "یہوہ"، کراچی، رنگ ادب پبلی کیشنز، ص 18۔

(16) زیدی، ناصرہ (2010ء)، "تاریخ میں فرد کا کردار"، لاہور، سٹی بک پوائنٹ، ص 29۔

(17) حسن، ڈاکٹر محمد (2000ء)، "مشرق و مغرب میں تنقیدی تصورات کی تاریخ"، نئی دہلی، ترقی اردو بیورو، ص 305۔

(18) شاہ، علی نواز (2024ء)، "یہوہ"، کراچی، رنگ ادب پبلی کیشنز، ص 75۔